## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰- اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج خان عبد اللہ خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے چند معززین کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی بی۔ اے کے امتحان میں شمولیت کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

میاں محمد احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کا لڑکا عابد احمد کالی کھانسی اور اسہال سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج بارہ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سید عبد الحمید صاحب آف منصوری کی مدرسہ احمدیہ کے صحن میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### جماعت کو اصلاح اخلاق کی ضرورت ہے

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ زبان، کان۔ آنکھ۔ اور ہر ایک عضو میں تقوےٰ سرایت کر جائے۔ تقوےٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلےٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی تھوڑی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے۔ کہ اگر کوئی گالی دے۔ تو دوسرا چپ کر رہے۔ اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے۔ کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے۔ اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی بدگوئی کرے۔ تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھائے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی۔ تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں۔ ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے۔ تو بہت جلد خدا تک پہونچ جاؤ گے۔" (البدر ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء)

### جماعت احمدیہ کو کشف حقائق کیلئے کھڑا کیا گیا ہے

"میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کے لئے قائم کیا ہے۔ کیونکہ بدوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا اور میں چاہتا ہوں۔ کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو۔ جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

### مذہب سے غرض وحدت جمہوری ہے

"اللہ تعالےٰ کا یہ منشا ہے۔ کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدتِ جمہوری ہے۔ جس سے بہت سے انسان بحالتِ مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے۔ کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدتِ جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں با جماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تا کہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے۔ اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے۔ کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے۔ وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے۔" (البدر ۸۔ ستمبر ۱۹۰۴ء)

# خلافت جوبلی فنڈ

جماعت احمدیہ بغداد نے جو چند نفوس پر مشتمل ہے۔ اپنی بساط سے بڑھ کر اس فنڈ میں حصہ لیا ہے۔ اس کی جانب سے اس وقت نو صد روپے کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ ابھی مزید وعدوں کی امید ہے۔ مکرمی عبداللہ سکاٹ صاحب نے باوجود بے کاری کے یک صد روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور مرزا فتح محمد صاحب مرزا عزیز احمد صاحب اور چودھری رحیم داد خان صاحب نے ایک ایک ماہ کی تنخواہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مخلصین جماعت و عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے فارم وعدہ مکمل کر کے جلد ارسال فرمائیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور ساتھ ہی وصولی کی بھی کوشش فرمائیں۔ اور ہر دوست سے اس کی بساط کے مطابق وعدہ لیا جائے۔ ناظر بیت المال قادیان

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی سوانح عمری

بابو قاسم دین صاحب آف سیالکوٹ نے نظارت تالیف کو ایک تجویز لکھ کر ارسال کی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خلافت جوبلی کے موقعہ پر حضور کی ایک سوانح عمری تصنیف کرا کے شائع کی جائے۔ یہ ایک عمدہ تجویز ہے پس جو احباب اس کام کو اپنے ذمہ لینے کے لئے تیار ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی ایک مختصر سوانحعمری عمدہ پیرایہ میں تحریر کر سکیں۔ وہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ضروری ہدایات دی جاسکیں۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

# اعلان تحقیقاتی کمیشن

مجلس مشاورت کے موقعہ پر یہ بات ہمارے علم میں آئی۔ کہ بعض اوقات اب بھی احباب کو یہ شکائت ہو جاتی ہے۔ کہ ان کی خط و کتابت کا جواب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر سے یا تو پہونچتا نہیں۔ یا بہت دیر میں پہونچتا ہے۔ مہربانی فرما کر جس دوست کو آئندہ اس قسم کی شکائت ہو۔ وہ سکرٹری تحقیقاتی کمیشن کے نام معرفت سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان معہ ثبوت بھجوا دیا کریں۔

خاکسار۔ غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

# وقت کی قربانی کا مطالبہ

انبیاء کے ذریعہ جس قدر بھی جماعتیں دنیا میں قائم ہوئی ہیں۔ ان کی ترقی کا راز قربانی تھا۔ ایسی قربانی کہ جس پر [illegible] حصے جو قومی قربانی قرار دی جاسکے۔ کیونکہ انفرادی قربانی کا اثر انفرادی ہوتا ہے۔ لہذا اس اصل کے ماتحت احباب جماعت کے لئے بھی غور کا مقام ہے۔ کہ جب وہ بھی ایک الہی سلسلہ کے ساتھ وابستہ ہونے کے مدعی ہیں۔ تو کیوں وہ اپنے اوقات کی قربانی کے لئے مستقل طور پر کمر بستہ نہیں ہو جاتے۔ احباب نے تحریک جدید کے ابتدائی سالوں میں جس جوش سے حصہ لیا۔ اب اس میں قدرے سستی معلوم ہو رہی ہے۔ لہذا احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے۔ کہ وہ جس قدر ایام وقف کر سکتے ہوں ان سے فوراً دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے لئے مناسب پروگرام تجویز کر کے انہیں اطلاع دی جائے۔ انچارج تحریک جدید

# حزب اللہ

یوں تو ہر ایک پہ ہے عام عنائت تیری
برگزیدوں سے مگر خاص ہے عادت تیری
چشم اغیار سے ممکن ہے نہاں ہو۔ لیکن
تجھ سے پوشیدہ نہیں جو ہے جماعت تیری

حسن رہتاسی

# تقرر امرائے جماعت ہائے احمدیہ

حسب ذیل جماعتوں کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یکم مئی ۱۹۳۸ء سے آخر اپریل ۱۹۴۱ء تک امیر مقرر فرمایا ہے

(۱) جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر . . . . حاجی چودھری غلام احمد صاحب
(۲) " " پاک پٹن ضلع منٹگمری . . . . چودھری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ
(۳) " " ڈھڈہ رانجھا ضلع شاہ پور . . . . . . شیخ شمس الدین صاحب
(۴) " " بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ . . . . . مولوی عبد المجید صاحب
(۵) " " سرگودہا . . . . . . بابو محمد سعید صاحب پوسٹل کلرک
(۶) " " نوشہرہ چھاؤنی . . . . مرزا غلام حیدر صاحب بی۔ اے ایل ایل بی
(۷) " " لاہور . . . . . . شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
(۸) " " (نائب امیر) . . . . . . پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

نوٹ:۔ حلقہ امارت ۱ میں کریام۔ نواں شہر اور کریہہ اور حلقہ امارت ۶ میں رسالپور چھاؤنی۔ اکوڑہ اور رشکی شامل ہیں۔ ناظر اعلےٰ

# اعلان معافی

ماسٹر عبد العزیز صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نیروبی (افریقہ) کو چند سال ہوئے ایک قصور کی بنا پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے جماعت سے خارج فرما دیا تھا۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماسٹر صاحب کے اپنے قصور پر اظہار ندامت اور معافی طلب کرنے پر اب حضور نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔ ناظر امور عامہ

# اعلان نکاح

۱۶ اپریل چودھری عبد الحمید صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز لدھیانہ کا نکاح سکینہ بیگم صاحبہ بنت میاں عطاء اللہ صاحب کن موضع قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ سے مولوی عنائت اللہ صاحب امام الصلوٰۃ نے بعوض مبلغ چار صد روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ عبدالرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۵۷ ہجری

# خطبہ جمعہ

# تمام احمدی جماعتیں اپنے ہاں نوجوانوں کو منظم کریں

## چھوٹے بچّوں کی تربیت کا بھی انتظام کیا جائے!

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
خطبۂ جمعہ شروع کرنے سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ آج جمعہ کی نماز کے بعد ہماری

### مجلسِ شوریٰ کا اجلاس

ہونے والا ہے۔ اور درمیان میں اس کو ملتوی کرنا کام کے لئے نقصان دِہ ہوتا ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز کے ساتھ ہی عصر کی نماز بھی انشاء اللہ جمع کی جائیگی۔ اس کے بعد میں اپنے گزشتہ خطبات کے سلسلہ میں آج پھر کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں۔

گزشتہ خطبات میں میں نے مجالس خدام الاحمدیہ کے متعلق بعض باتیں کہی تھیں۔ اور اسی سلسلہ میں مَیں آج پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ

### قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کیلئے

یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ اُس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو۔ کہ وُہ اُن اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وُہ قوم کھڑی ہُوئی ہو۔ جب تک کسی قوم کا کوئی خاص مقصد اور مدعا نہیں ہوتا۔ اس وقت تک اُس کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہوتا ہے۔ کہ وُہ اپنے نوجوانوں کو اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق کوئی تعلیم دلا دے یا عام علوم سے واقفیت بہم پہونچا دے۔ یا بعض پیشے انہیں سکھا دے۔ جب کوئی قوم اتنا کام کر لیتی ہے۔ تو وُہ اپنے فرض سے سبکدوش سمجھی جاتی ہے۔ لیکن جب کوئی قوم ایک

### خاص مقصد اور مدعا

لے کر کھڑی ہُوئی ہو۔ تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وُہ اس مقصد اور مدعا کو نوجوانوں کے ذہنوں میں پورے طور پر داخل کرے۔ اور ایسے رنگ میں ان کی عادات اور خصائل کو ڈھالے۔ کہ وُہ جب بھی کوئی کام کریں۔ خواہ عادتاً کریں۔ یا بغیر عادت کے کریں۔ وُہ اس جہت کی طرف جا رہے ہوں۔ جس جہت کی طرف اُس قوم کے اغراض ومقاصد اُسے لئے جا رہے ہوں۔ جب تک کسی قوم کے نوجوان اس رنگ میں کام نہیں کرتے۔ اس وقت تک اُسے ترقی حاصل نہیں ہوتی۔



### رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تشریف لائے ہیں۔ اس وقت عرب کا کوئی مذہب نہیں تھا۔ اس وجہ سے جو بات بھی آپ بیان فرماتے۔ وُہ عربوں کے لئے نئی ہوتی اور ان میں سے ہر شخص جو مسلمان ہوتا۔ اس بات کو ذہن میں رکھکر مسلمان ہوتا تھا۔ کہ پچھلی تمام باتیں اس نے ترک کر دینی ہیں۔ پس اس زمانہ میں مسلمان ہونے کا مقصد اور مدعا آپ ہی آپ سامنے آجاتا تھا۔ اور کوئی خاص زور دینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ یکدفعہ ہر شخص یہ فیصلہ کر لیتا تھا۔ کہ اُسے اپنی گزشتہ تمام باتیں ترک کرنی پڑیں گی۔ اور

### نئے مقاصد نئی اغراض نئی شریعت اور نئے احکام

اس کے سامنے ہوں گے۔ لیکن جب کوئی ایسا سلسلہ شروع ہو۔ جس کی بنیاد پہلے مذہب پر ہو۔ اور وُہ خالص اصلاحی سلسلہ ہو۔ تشریعی نہ ہو۔ تو اس کے لئے اس مقام میں پہلی جماعتوں سے زیادہ دِقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض قسم کی دِقتیں پہلی جماعت کو زیادہ ہوتی ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض قسم کی دِقتیں اصلاحی سلسلہ کو زیادہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ انہی دِقتوں میں سے ایک دِقت یہ ہے۔

کہ ایسے سلسلہ کے افراد کو اس سلسلہ کے مقاصد اور اغراض سمجھانے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ جب نوجوانوں کو یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ تمہارا دین کوئی نیا دین نہیں۔ تو قدرتی طور پر ان کا ذہن یہ فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ

## سوائے چند استثناءات کے

جن میں ہمارے آباء نے غلطی کی اور وہ اصل شریعت سے دور جا پڑے ہر پچھلی چیز کو ہم نے قائم کرنا ہے اس وجہ سے ان کے ذہن میں کوئی امتیازی بات نہیں آتی۔ اور وہ اس امر کے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ کہ ہم میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔ لیکن جب نیا دین ہو یا پہلے دین کی بعض باتوں میں تغیر و تبدل ہو تو وہ ہر قدم کے اٹھاتے وقت یہ پوچھ لیتے ہیں۔ کہ کیوں جی! یہ کام ہم نے اس طرح کرنا ہے۔ یا اس طرح

## حضرت مسیح ناصری کے زمانہ میں

جب آپ کے متبعین کے دلوں میں فقیہوں اور فریسیوں کے متعلق یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ ہم ان کی باتوں کو مانیں یا نہ مانیں۔ اور انہوں نے حضرت مسیح ناصری سے یہی سوال کیا۔ تو چونکہ معلوم ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں شریعت موسویہ میں لوگوں نے زیادہ تغیر پیدا نہیں کیا تھا چند نئی باتیں تھیں۔ جو حضرت مسیح نے اپنے پہاڑی وعظ میں بتا دیں۔ اس لئے حضرت مسیح نے فرمایا:

"فقیہہ اور فریسی موسےٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو۔ اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں"۔ (متی ۲۳/۲و۳)

گویا بدعقیدگی ان میں کم تھی اور بداعمالی زیادہ تھی۔ اسی لئے آپ نے یہ ہدایت دی۔ کہ جو کچھ فقیہی اور فریسی کہتے ہیں اس پر بے شک عمل کرو۔ مگر ان کے اعمال کی نقل نہ کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

## ہمارے زمانہ کی حالت

اس زمانہ سے بالکل مختلف ہے۔ اس زمانہ میں مثلاً تورات میں بہت سے تغیرات کئے جا چکے تھے۔ مگر باوجود تغیرات کے اور باوجود تحریف والحاق کے یہودی اس بات پر اصرار کرتے تھے کہ ہماری کتاب محفوظ ہے۔ مگر ہمیں ایک ایسی قوم سے واسطہ پڑا ہے۔ جو اس کے بالکل الٹ چلتی ہے۔ یعنے تورات میں تو تبدیلی ہو چکی تھی۔ اور یہودی قوم یہ اصرار کرتی تھی۔ کہ اس میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ مگر قرآن جو کہ بالکل محفوظ ہے۔ اس کے متعلق مسلمان یہ کہتے ہیں۔ کہ اس کی کئی آیتیں منسوخ ہیں۔ اب یہ

## کتنا عظیم الشان اختلاف

ہے اس زمانہ کے یہودیوں اور اس زمانہ کے مسلمانوں میں۔ وہ باوجود کتاب کے بگڑ جانے کے کہتے تھے۔ کہ ہماری کتاب بالکل محفوظ ہے۔ اور مسلمان باوجود اس کے کہ خدا کہتا ہے۔ کہ اس کی حفاظت کے ہم ذمہ وار ہیں۔ اور اس کے ایک حرف اور ایک شعشہ کی تبدیلی بھی ناممکن ہے۔ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ اس کی بہت سی آیتیں منسوخ ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان میں

## قرآنی احکام پر عمل کرنے کا جوش

باقی نہیں رہا۔ کیونکہ انہیں خدا تعالےٰ کے کلام میں شک پیدا ہو گیا۔ اور جب کسی حکم کے متعلق شک پیدا ہو جاتا ہے۔ تو جوش عمل باقی نہیں رہتا۔ اور ہر آیت پر عمل کرتے وقت انسانی قلب میں یہ وسوسہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ جس آیت پر میں عمل کر رہا ہوں۔ یہ منسوخ ہی ہو۔ چنانچہ پانچ آیتوں سے لے کر چھ سو آیتوں تک منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ یعنی بعض علماء نے یہ کہا ہے۔ کہ قرآن کریم کی پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ اور بعض نے زیادہ یہاں تک کہ بعض علماء نے منسوخ آیات کی تعداد چھ سو تک پہونچا دی ہے۔ اب چھ سو آیتیں قرآن مجید کا ایک معتد بہ حصہ ہیں جن کو اگر الگ کر لیا جائے تو ایک خاصہ حصہ علیحدہ ہو جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کو اس امر کی کوئی پروا نہیں۔ ان کی کتابوں میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اور اب تک مسلمان اس کے قائل ہیں۔ شیعہ لوگوں نے گو اس رنگ میں قرآنی آیات کو منسوخ قرار نہیں دیا مگر انہوں نے اتنا ضرور کہہ دیا ہے۔ کہ قرآن کریم کے بعض حصے اڑا لئے گئے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق اور اس کی صفات کے متعلق مسلمانوں میں بیسیوں غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ نہیں کہ شروع سے مسلمانوں میں یہ غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ بلکہ قریب زمانہ میں آ کر مسلمانوں میں یہ غلطیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ورنہ

## قرونِ اولےٰ کا لٹریچر

انہی عقائد کی تائید کرتا ہے۔ جو آج ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ سوائے اس حصۂ قرآن کی تشریح کے جو اس زمانہ سے تعلق نہیں رکھتا تھا بلکہ موجودہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے قرآن کریم کے بعض حصے ایسے ہیں۔ جو پہلے زمانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بعض حصے ایسے ہیں۔ جو خصوصیت سے اس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں پس جو حصہ قرآن کریم کا پہلے زمانہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس میں قرونِ اولےٰ کے صحابہ

## ائمہ اور مجددین

ہماری ہی تائید میں نظر آتے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں ان کی کتابوں میں اب تک موجود ہیں۔ گو بدقسمتی سے مسلمان انہیں بھول چکے ہیں ؛

غرض اس وقت نہ صرف مسلمانوں کے اعمال میں نقص ہے۔ بلکہ ان کے عقائد اور ان کے خیالات بھی قابل اصلاح ہیں۔ ایسی حالت میں جب تک

## نوجوانوں میں بیداری

پیدا نہ کی جائے۔ اور انہیں یہ ہدایت نہ کی جائے۔ کہ وہ اپنا قدم پھونک پھونک کر رکھیں۔ اس وقت تک ہم میں بھی بعض غلطیاں پیدا ہونے کا امکان ہے ؛

ہم ہمیشہ کہتے رہتے ہیں۔ اور یہی صحیح امر ہے۔ کہ قرآن کریم کی تبدیلی ناممکن ہے۔ ہم صرف ان غلطیوں کو دور کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جو مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور چونکہ اس رنگ میں انسان بعض دفعہ سست بھی ہو جاتا ہے۔ اس لئے اپنے کام کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں بہت زیادہ بیداری اور اور ہوشیاری کی ضرورت ہے ؛

میں نے بتایا تھا کہ قوم کے نوجوانوں کے اندر اس قسم کی بیداری اور ہوشیاری پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ

## ہر جگہ مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی جائے

اور اس میں ایسے نوجوان شامل کئے جائیں۔ جو عملی رنگ میں اپنی ایسی اصلاح کرنے کے لئے تیار ہوں۔

کہ ان کا وجود دوسروں کے لئے نمونہ بن جائے۔ علاوہ ازیں بعض اور بھی نقائص ہیں۔ جو مسلمانوں میں پائے جاتے اور جو زمانہ کی مخفی رَو یا ورثہ کے اثرات کے ماتحت ہماری جماعت کے بعض افراد میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ایسی مجالس کے قیام کی ایک غرض ان نقائص کو دُور کرنا بھی ہوگی۔ مثلاً ہندوستانی ایک عرصہ سے

## غلامی کی زندگی

بسر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور میں نے بارہا بتایا ہے۔ کہ غلامی کی زندگی اپنے ساتھ بعض نہایت ہی تلخ۔ اور ناخوشگوار نتائج لاتی ہے۔ مثلاً غلامی کی ذہنیت جن لوگوں کے اندر پیدا ہو جائے۔ وہ کبھی کوئی بڑا کام نہیں کر سکتے۔ فاتح اقوام ہمیشہ اس کوشش میں رہتی ہیں۔ کہ غیر حکومتوں کے مقابلہ میں ہماری تجارت اعلےٰ ہو۔ غیر حکومتوں کے مقابلہ میں ہماری فاتح کوششیں مضبوط ہوں۔ غیر حکومتوں کے مقابلہ میں ہمارا تعلیمی معیار زیادہ بلند ہو۔ غیر حکومتوں کے مقابلہ میں ہماری صنعت و حرفت نہایت بلند پایہ ہو۔ اسی طرح اور بیسیوں باتیں ہیں۔ جو اُن کے دلوں میں جوش پیدا کرتی رہتی ہیں۔ اور ہر سال ان باتوں پر جھگڑے رونما ہوتے رہتے ہیں جس کے نتیجہ میں قوم میں بیداری اور بلند خیالی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر

## غلام قوم کے معنے

یہ ہیں۔ کہ اس کی تمام جد وجہد صرف اس امر پر آ کر ختم ہو جاتی ہے۔ کہ مزدوری کی۔ اور پیٹ پال لیا۔ یا مدرسے گئے۔ اور تعلیم حاصل کر لی۔ بظاہر یہ ایک آرام کی زندگی نظر آتی ہے۔ مگر دماغی لحاظ سے قتل عامہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ تمام قوم کا ذہن مُردہ کر دیا جاتا ہے اور وہ قوم مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے اس کی مثال بالکل اس طوطے کی سی ہو جاتی ہے۔ جسے کئی سال تک پنجرے میں بند رکھنے کے بعد جب آزاد کیا جاتا ہے۔ تو وہ اِدھر اُدھر پھدک کر پھر پنجرے میں ہی آ بیٹھتا ہے۔ کیونکہ اڑنے کی ہمت اس میں باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح غلام قوموں میں سستی اور غفلت کو امن اور آرام سمجھا جاتا ہے اور

## امنگوں کا فقدان

اس قوم میں اطمینان قرار پاتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی شخص یہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ میں بڑے اطمینان کی زندگی بسر کرتا ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ میرا دل امنگوں سے بالکل خالی ہے۔ اور جب وہ یہ کہتا ہے کہ دیکھو۔ مجھے کیسا امن اور چین نصیب ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر قسم کی جد وجہد اور ترقی کے راستے میرے لئے مسدود ہو چکے ہیں۔

غرض ان

## ان عیوب اور نقائص کو دُور کرنا

بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ ہمیں جو تعلیم دی گئی ہے۔ وہ انسانی امنگوں اور جذبات کو کچلتی نہیں۔ بلکہ انہیں بڑھاتی۔ اور ترقی دیتی ہے۔ وہ تعلیم ہمیں یہی بتاتی ہے۔ کہ خدا نے کسی انسان کو غلام نہیں بنایا۔ اور کوئی انسان کسی دوسرے کو غلام بنا بھی نہیں سکتا۔ جب تک وہ خود غلام نہ بن جائے۔ اس تعلیم کے ماتحت ہمیں یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ ترقی کا جب کوئی ایک راستہ ہمارے لئے مسدود ہو جائے۔ تو اللہ تعالےٰ بعض اور راستے ہمارے لئے کھول دیتا ہے۔ اور اگر ہم ان راستوں کو اختیار کریں۔ تو بالکل ممکن ہے۔ کہ جو آج ہم پر افسر ہیں وہ کل ہمارے غلام ہو جائیں۔

مثلاً انہی ذرائع میں سے ایک ذریعہ تبلیغ ہے۔ یا اپنی

## اخلاقی برتری کا ثبوت

مہیا کرنا ہے۔ دُنیا میں اخلاقی برتری کے ہوتے ہوئے کبھی کوئی قوم غلام نہیں ہو سکتی۔ غلام قوم وہی ہو گی۔ جو اخلاق میں بھی پست ہو گی۔ ہمارے ملک میں عام طور پر انگریزوں کو بُرا سمجھا جاتا ہے لیکن اگر اُن بعض خیالات اور عقائد کو مستثنےٰ کر کے جن میں ہمارا اور ان کا اختلاف ہے۔ اور جن میں ہم انہیں غلطی پر سمجھتے ہیں۔ عملی رنگ میں ان کو دیکھا جائے۔ تو

## ایک ہندوستانی اور انگریز میں زمین و آسمان کا فرق

نظر آتا ہے۔ ایک انگریز کی کوشش اس کی جد وجہد۔ اس کی قربانی۔ اور اس کا ایثار اتنا نمایاں ہوتا ہے۔ کہ ایک ہندوستانی کی جد وجہد کی اس سے کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی۔ وہ یورپ سے چلتے اور ہندوستان میں آ کر سالہا سال تک تبلیغ کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ پادری کیا ہیں۔ انگریزوں نے انہیں اپنے سیاسی غلبہ کے حصول کا ایک ذریعہ بنایا ہوا ہے پھر اگر ان کی تبلیغ کا ذکر آئے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ اجی۔ ان کی تبلیغ اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ اپنے فائدہ کے لئے جو قربانیاں کرتے ہیں۔ کیا اس قسم کی قربانیاں ایک ہندوستانی نہیں کر سکتا؟ وہ چالیس۔ چالیس پچاس پچاس۔ بلکہ ساٹھ ساٹھ سال تک ہندوستان میں رہتے ہیں یہیں بوڑھے ہوتے۔ اور یہیں مر جاتے ہیں اور واپس جانے کا نام تک نہیں لیتے۔ مگر ایک ہندوستانی یا تو آوارہ ہو کر گھر سے نکلے گا۔ یا اگر آوارہ نہ ہو گا تو غیر ملک میں جانے کے

## چند سال کے بعد ہی شور

مچانا شروع کر دے گا۔ کہ مجھے واپس بلوا لو غرض یا تو وہ آوارہ ہو کر گھر سے نکلتا ہے۔ اور اگر آوارہ ہو کر گھر سے نہیں نکلتا۔ تو غیر ممالک میں ہمیشہ بے کل رہتا۔ اور واپسی کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں یوروپین قومیں آوارہ ہو کر اپنے ممالک سے نہیں نکلتیں۔ وہ کام کے لئے نکلتی ہیں اور پھر جب کسی دُوسرے ملک میں اپنا کام شروع کر دیتی ہیں۔ تو گھبراتی نہیں۔ اور جو تکلیف بھی انہیں برداشت کرنی پڑے۔ اُسے خوشی سے برداشت کرتی ہیں۔ مگر یہ نتیجہ ہے اُن کی آزادی۔ اور حریت کا۔ اور ہمارے آدمیوں کی سُستی اور غفلت نتیجہ ہے ان کی غلام ذہنیت کا۔ اگر یہ ذہنیت مٹ جاتی۔ اور وہ سمجھ لیتے۔ کہ

## ترقی کا صرف ایک ہی ذریعہ نہیں ہوتا

بلکہ اور بھی بیسیوں ذرائع خدا تعالےٰ نے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ تو وہ سستی اور غفلت میں مبتلا ہونے کی بجائے جد وجہد کرتے اور ایثار اور قربانی سے کام لیتے۔ اور پھر دیکھتے کہ اس کے کیسے خوشگوار نتائج نکلتے ہیں۔ جیسے ہماری جماعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب ایک ایسا طبقہ پیدا ہو چکا ہے

جو یہ آواز سنتے ہی کہ آؤ اور خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کردو نہایت خوشی اور بشاشت کے ساتھ

## اپنی زندگی وقف

کر دیتا۔ اور غیر ممالک میں نکل جاتا ہے۔ چنانچہ بعض تو بغیر کسی سرمایہ کے غیر ممالک میں کام کر رہے۔ اور نہایت اچھا نمونہ دکھا رہے ہیں تو مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ نوجوانوں کے سامنے وہ مقاصد رکھے جائیں۔ جن کے بغیر ان میں ارتقائی روح پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور جن کے بغیر جماعت کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی ہمیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس وقت ایک

## ذہنی آزادی

عطا کی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم میں سے ہر شخص یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ کے اندر ہی (خواہ ہم اس وقت تک زندہ رہیں یا نہ رہیں لیکن بہر حال وہ عرصہ غیر معمولی طور پر لمبا نہیں ہو سکتا۔) ہمیں تمام دنیا پر نہ صرف علمی برتری حاصل ہوگی۔ بلکہ سیاسی اور مذہبی برتری بھی حاصل ہو جائے گی۔ اب یہ خیال ایک منٹ کے لئے بھی کسی سچے احمدی کے دل میں غلامی کی روح پیدا نہیں کر سکتا۔ جب ہمارے سامنے بعض حکام آتے ہیں۔ تو ہم اس یقین اور وثوق کے ساتھ ان سے ملاقات کرتے ہیں۔ کہ کل یہ نہایت ہی عجز اور انکسار کے ساتھ ہم سے استمداد کر رہے ہوں گے۔ ہم انگریزی قوم کو عارضی طور پر مسلمانوں پر غالب دیکھتے ہیں۔ مگر مستقل طور پر اسے اسلام کا غلام بھی دیکھ رہے ہیں۔ ہماری مثال اس وقت ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی بڑا آدمی جب کسی چھوٹے آدمی کے ہاں بطور مہمان جاتا ہے۔ تو کچھ عرصہ کے لئے وہ اس کے قوانین کا پابند ہو جاتا ہے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ خواہ کوئی کتنا بڑا آدمی ہو جب کسی دوسری جگہ جائے۔ تو وہاں کے امام کے تابع ہو کر رہے۔ خواہ وہ امام چھوٹا ہی ہو۔ اسی طرح جب گورنر کسی دورہ پر جاتا ہے۔ تو گو وہ بڑا ہوتا ہے۔ مگر ڈپٹی کمشنر کی مرضی اور اسکے بنائے ہوئے پروگرام کے ماتحت اسے کام کرنا پڑتا ہے۔ حضرت عمرؓ جب شام میں گئے تو حضرت ابو عبیدہ جو وہاں کے امیر تھے۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کہ آپ کا پروگرام کیا ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہاں میرا پروگرام نہیں۔ بلکہ تمہارا پروگرام ہوگا۔ اور جو کچھ تم کہوگے اسی طرح میں کروں گا۔ اب حضرت عمرؓ کا اس وقت ایک قسم کی ماتحتی قبول کر لینا یہ معنے نہیں رکھتا۔ کہ حضرت عمرؓ نے دوسرے کی غلامی پسند کر لی عمرؓ بہر حال عمرؓ تھے۔ وہ حاکم تھے۔ روحانی بادشاہ تھے۔ اور خلیفۂ وقت تھے۔ حضرت ابو عبیدہ ان کے تابع تھے۔ مگر تھوڑی سی دیر کے لئے حضرت عمرؓ نے بھی ان کی ماتحتی اختیار کر لی۔ اسی طرح ہم جو دنیوی حکام کو ملتے ہیں۔ تو اس رنگ میں ملتے ہیں کہ انہیں اسوقت

## عارضی طور پر ہم پر برتری

حاصل ہے۔ مگر ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ کل وہ ہمارے شاگرد ہونگے اور ہر قسم کی ترقی کے حصول کے سبق وہ ہم سے سیکھیں گے۔

اگر اس خیال کو ہم اپنی جماعت کے افراد کے ذہنوں میں پورے طور پر زندہ رکھیں۔ اور اسے مضبوط کرتے چلے جائیں تو ایک منٹ کے لئے بھی ہماری جماعت کے نوجوانوں کے دلوں میں

## غلامی کا خیال پیدا نہیں ہو سکتا

جیسے اس بالا افسر کے دل میں غلامی کا خیال پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو تھوڑی دیر کے لئے کسی چھوٹے افسر کے ہاں جاتا اور اس کے پروگرام کا پابند ہو جاتا ہے پس جماعت کے تمام دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے ہاں نوجوانوں کو منظم کریں۔ اور ان کی ایک مجلس بنا کر خدام الاحمدیہ اس کا نام رکھیں۔ اور انہیں سلسلہ کے وقار کے تحفظ، اسلام اور احمدیت کی ترقی کیلئے کام کرنے کی ترغیب دیں۔ گزشتہ خطبہ میں میں نے اس امر کی طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی۔ گو اتفاقی طور پر وقت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے میں بعض باتیں بیان نہیں کر سکا تھا۔ اور میں نے کہا تھا۔ کہ اگلے خطبہ میں میں ان باتوں کو بیان کروں گا۔ اس وقت میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اگلے جمعہ کو

## تمام جماعتوں کے نمائندے

آنے والے ہیں۔ شائد آج اس مضمون کا کچھ حصہ رہ جانے میں یہی حکمت ہو۔ کہ میں جماعت کے تمام دوستوں کو براہ راست اس امر کی طرف توجہ دلاؤں کیونکہ اخبار میں خطبہ کا پڑھ لینا اور بات ہے۔ اور زبان سے کوئی بات سننا اور اثر رکھتا ہے۔ پس اب چونکہ تمام جماعتوں کے نمائندے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں ان سے خواہش کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر نوجوانوں میں یہ تحریک کریں۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ نام کی مجالس قائم کریں۔ اس مجلس کے قواعد میں تجویز کر رہا ہوں۔ اور

## بعض موٹے موٹے قواعد

جو میں نے بتائے تھے۔ وہ تو غالباً مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان نے شائع بھی کر دیئے ہیں۔ لیکن بہر حال تفصیلی قواعد انہیں پہنچ جائیں گے۔ اس وقت اس کے ایک اور حصہ کی طرف میں جماعت کے دوستوں کو بالخصوص مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ کہ نوجوانی میں بے شک خدمت دین کا کام کرنا اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ ادھیڑ عمر میں بعض دفعہ انسان ان کاموں کے کرنے کی ہمت کھو بیٹھتا ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور کام ہے اور وہ یہ کہ

## بچوں کے اندر

بھی یہی جذبات اور یہی خیالات پیدا کئے جائیں۔ کیونکہ بچپن میں ہی اخلاق کی داغ بیل پڑتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض کاموں کی داغ بیل جوانی میں پڑتی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض کاموں کی داغ بیل بچپن میں پڑتی ہے۔ جوانی میں جن کاموں کی داغ بیل پڑتی ہے وہ بالعموم علمی ہوتے ہیں جن کے ذریعہ انسان کا ذہن

## بُرے اور بھلے کی تمیز

کر لیتا ہے مگر قومیں صرف بُرے اور بھلے کی تمیز سے ہی ترقی نہیں کیا کرتیں۔ بلکہ قوم کی ترقی کے لئے اچھی عادتوں کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ بے شک عادت بعض لحاظ سے نقصان رساں بھی ہوتی ہے۔ مگر عادت درحقیقت قومی ترقی کا ایک ضروری حربہ بھی ہوتی ہے۔ کسی قوم کو

## نیک اخلاق کی عادت

ڈال دو۔ وہ خود بخود باقی اقوام پر غالب آنے لگ جائے گی۔ اسی طرح جب کسی قوم میں بد عادات پیدا ہو جائیں۔ وہ خود بخود گرتی چلی جاتی ہے اور اگر اسے کسی بات کی بھی عادت نہ ڈالو۔ تو اس قوم میں ایک تزلزل رہے گا۔ کبھی اخلاقی رَو غالب آگئی تو وہ ترقی کر جائے گی۔ اور اگر اخلاقی رَو دب گئی۔ تو وہ گر جائے گی۔ تو اصل حقیقی چیز یہ ہے۔ کہ

اچھی عادت بھی ہو اور علم بھی ہو مگر یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب عادت کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے اور علم کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے

### عادت کا زمانہ

بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور علم کا زمانہ جوانی کا زمانہ ہوتا ہے۔

پس خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھولی جائے۔ جس میں پانچ چھ سال عمر کے بچوں سے لے کر ۱۵-۱۶ سال کی عمر تک کے بچے شامل ہو سکیں یا اگر کوئی اور حد بندی تجویز ہو تو اس کے ماتحت بچوں کو شامل کیا جائے۔ بہرحال

### بچوں کی ایک الگ شاخ

ہونی چاہیئے۔ اور ان کے الگ نگران مقرر ہونے چاہئیں۔ مگر یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ان بچوں کے نگران نوجوان نہ ہوں۔ بلکہ بڑی عمر کے لوگ ہوں۔

پس خدام الاحمدیہ کو اس مقصد کے ماتحت اپنے اندر کچھ

### بوڑھے نوجوان

بھی شامل کرنے چاہئیں۔ یعنی ایسے لوگ جن کی عمریں گو زیادہ ہوں۔ مگر ان کے دل جوان ہوں۔ اور وہ خدمت دین کے لئے نہایت بشاشت اور خوشی سے کام کرنے کے لئے تیار ہوں ایسے لوگوں کے سپرد

### بچوں کی نگرانی

کی جائے۔ اور ان کے فرائض میں یہ امر داخل کیا جائے کہ وہ بچوں کو پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں۔ سوال و جواب کے طور پر دینی اور مذہبی مسائل سمجھائیں۔ پریڈ کرائیں۔ اور اسی طرح کے اور کام ان سے لیں۔ جن کے نتیجہ میں محنت کی عادت۔ سچ کی عادت اور نماز کی عادت ان میں پیدا ہو جائے اگر یہ

### تین عادتیں

ان میں پیدا کر دی جائیں۔ تو یقیناً جوانی میں ایسے بچے بہت کار آمد و سعید ثابت ہو سکتے ہیں۔

پس بچوں میں محنت کی عادت پیدا کی جائے۔ سچ بولنے کی عادت پیدا کی جائے اور نمازوں کی باقاعدگی کی عادت پیدا کی جائے۔

### نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں

اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے۔ اسی طرح

### سچ کے بغیر اخلاق درست نہیں ہو سکتے

جس قوم میں سچ نہیں۔ اس قوم میں اخلاقِ فاضلہ بھی نہیں۔ اور محنت کی عادت کے بغیر سیاست اور تمدن کوئی چیز نہیں۔ جس قوم میں

### محنت کی عادت

نہیں۔ اس قوم میں سیاست اور تمدن بھی نہیں۔ گویا یہ تین معیار ہیں جن کے بغیر قومی ترقی نہیں ہوتی۔

پس خدام الاحمدیہ کے ارکان کو چاہیئے۔ کہ اپنی ایک شاخ بچوں کی بھی قائم کریں۔ مگر ان کے نگراں ایسے لوگ مقرر کریں۔ جو کم سے کم چالیس سال کے ہوں۔ اور بہتر ہوگا۔ اگر وہ اس سے بھی زیادہ عمر کے ہوں۔ اور اپنے اندر ہمت اور استقلال رکھتے ہوں۔ ان کے سپرد یہ کام کیا جائے۔ کہ وہ بچوں کو اپنی نگرانی میں کھلائیں۔ انہیں وقت ضائع کرنے سے بچائیں۔ نمازوں کے لئے باقاعدہ لے جائیں۔ اور



### اخلاق فاضلہ

اُن میں پیدا کریں۔ اور گو تفصیلی طور پر تمام اخلاق کا پیدا کرنا ہی ضروری ہے۔ مگر یہ تین باتیں خاص طور پر ان میں پیدا کی جائیں۔ یعنی نمازوں کی باقاعدگی کی عادت۔ سچ کی عادت اور محنت کی عادت۔ باقی ہمارے ملک میں بعض اور بھی

### اخلاقی خرابیاں

ہیں جن کا دور کرنا ضروری ہے۔ مثلاً ہمارے ملک میں گالی دینے کا عام طور پر رواج ہے۔ اور اس میں شرم و حیا سے کام نہیں لیا جاتا۔

مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو جب چوٹ لگی۔ تو مرہم پٹی کرنے کیلئے ایک مخلص دوست مقرر تھے۔ نگران کی زبان پر بہن کی گالی بہت چڑھی ہوئی تھی۔ ایک دن جبکہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس ہم سب بیٹھے ہوئے تھے اور باہر سے بھی کچھ مہمان آئے ہوئے تھے ایک دوست نے برسبیل تذکرہ دریافت کیا کہ ابھی حضرت صاحب کا زخم اچھا نہیں ہوا۔ اس پر وہ بے اختیار زخم کو بہن کی گالی دے کر کہنے لگے یہ اچھا ہونے میں آتا ہی نہیں۔ حضرت خلیفہ اول رض اس وقت سامنے بیٹھے تھے۔ اور باقی سب دوست بھی موجود تھے۔ اُن کے مونہہ سے جب اس مجلس میں یہ گالی نکلی تو ہم سب پر ایک سکتے کی حالت طاری ہو گئی۔ مگر پھر ہم یہی سمجھ کر خاموش ہو رہے کہ ان بیچاروں کو اس گالی کی عادت پڑی ہوئی ہے تو

### گالی دینے کی عادت

ہی جب کسی شخص میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اُس کا مٹانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اور کئی قسم کی بُری عادتیں ہیں جو ہمارے ملک میں لوگوں کے اندر پائی جاتی ہیں۔ ان عادتوں کو مٹا کر ان کی جگہ اگر نیک عادتیں پیدا کر دی جائیں۔ تو لازماً قوم کی اصلاح ہو سکتی ہے

پس مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ وہ نوجوانوں کی اصلاح کریں۔ بلکہ ان کا ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ

### بچوں کی اصلاحی شاخ الگ قائم کریں

اور اس کے ذریعہ جو چھوٹی عمر کے بچے ہیں ان کی تربیت کریں۔ میں اس کے لئے بھی انشاء اللہ تعالےٰ انہیں قواعد تیار کر دوں گا۔ سردست جو تین باتیں میں نے بتائی ہیں ان پر انہیں عمل کرنا چاہیئے۔ یعنی بچوں میں نماز کی عادت سچ کی عادت اور محنت کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ محنت کی عادت میں آوارگی سے بچنا خود بخود آ جاتا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ بھی اور بیرونی جماعت کی مجالس بھی ان اصول کے ماتحت اپنے کام کو محنت سے سرانجام دینگی۔ اور خدمتِ خلق کے کام کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھینگی۔

میں نے بارہا بتایا ہے کہ خدمتِ خلق کے کام میں جہاں تک ہو سکے وسعت اختیار کرنی چاہیئے۔ اور مذہب اور قوم کی حد بندی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنا چاہیئے۔ خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی ہو۔ یا سکھ۔ ہمارا خدا رب العالمین ہے۔ اور جس طرح اس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اسی طرح اس نے ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کو بھی پیدا کیا ہے۔

پس اگر خدا ہمیں توفیق دے تو

### ہمیں سب کی خدمت کرنی چاہیئے

یہاں قادیان میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے ہم عارضی طور پر ہندوؤں سے سودا نہیں خریدتے۔ مگر بیسیوں ہندو اور سکھ ہمارے پاس امداد کے لئے آتے رہتے ہیں۔ اور ہم ہمیشہ ان کی امداد کرتے رہتے ہیں۔

ایکدفعہ کانگرس کی ایک مشہور لیڈر یہاں آئیں۔ اور انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ یہاں کے ہندوؤں کو بہت تکلیف ہے۔ میں نے کہا میں ایسی بیسیوں مثالیں دے سکتا ہوں۔ جب یہ ہندو میرے پاس آئے اور میں نے ان کی امداد کی اور ان پر بڑے بڑے احسان کئے۔ چنانچہ بعض واقعات میں نے انہیں بتائے بھی۔ وہ میری باتیں سنکر حیران ہو گئیں اور کہنے لگیں یہ بات ہے۔ میں نے کہا آپ ان سے پوچھ لیجئے۔ کہ آیا فلاں فلاں مواقع پر میں نے ان کی مدد کی ہے یا نہیں۔ اور اب بھی میں ان کے ساتھ موقع ملنے پر حسن سلوک ہی کرتا ہوں۔

مگر انہوں نے پھر ہندؤوں سے پوچھا نہیں۔ شائد میری بات پر ہی اعتماد کر لیا یا انہیں پوچھنے کا موقع نہ ملا۔ تو

## حسن سلوک

میں کسی مذہب کی قید نہیں ہونی چاہیئے اور جو شخص بھی اس قسم کے حسن سلوک میں مذہب کی قید لگاتا اور اپنے ہم مذہبوں کی خدمت کے کام کرنا تو ضروری سمجھتا مگر غیر مذہب والوں کی خدمت کرنا ضروری نہیں سمجھتا وہ اپنا نقصان آپ کرتا اور دنیا میں لڑائی جھگڑے کی روح پیدا کرتا ہے پھر جو تبلیغی جماعتیں ہوتی ہیں ان کے لئے تو یہ بہت ہی ضروری ہوتا ہے کہ وہ ساری قوموں سے حسن سلوک کریں۔ اور کسی کو بھی اپنے دائرہ احسان سے باہر نہ نکالیں۔ تا تمام قومیں ان کی مداح بنیں۔ پس وہ خدمات خلق کے کاموں میں مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر حصہ لیں اور جماعت کے جو اغراض اور مقاصد ہیں ان کو ایسی وفاداری کے ساتھ لے کر کھڑے ہو جائیں

## کہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں

ان کے لئے اپنی جان قربان کر دینا کوئی دو بھر نہ ہو

جب کسی قوم کے نوجوانوں میں یہ روح پیدا ہو جاتی ہے کہ اپنے

## قومی اور مذہبی مقاصد کی تکمیل

کے لئے جان دے دینا وہ بالکل آسان سمجھنے لگیں اس وقت دنیا کی کوئی طاقت انہیں مار نہیں سکتی جس چیز کو مارا جا سکتا ہے وہ جسم ہے مگر جس شخص کی روح ایک خاص مقصد کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس روح کو کوئی فنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا بلکہ ایسی قوم کا اگر ایک شخص مرے تو اس کی جگہ دس پیدا ہو جاتے ہیں میں ہمیشہ یہ سمجھا کرتا ہوں کہ قصے کہانیوں میں جو یہ ذکر آتا ہے کہ فلاں شخص نے ایک دیو مارا تو اس کے خون کے قطروں سے دس دیو اور پیدا ہو گئے۔ یہ درحقیقت قتل کے ناممکن ہونے کو ایک تمثیل کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ جب کسی قوم کے ذہن میں راسخ طور پر کوئی نیک عقیدہ پیدا ہو جائے اس کو وقت اسے کوئی قتل نہیں کر سکتا اور اگر اس قوم کے کسی فرد پر کوئی شخص ہاتھ اٹھاتا اور اسے قتل کرتا ہے تو اس کی موت

## ایسی شاندار موت

ہوتی ہے کہ ہزاروں اس کے قائم مقام پیدا ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں ہمیشہ یہ نظارہ نظر آیا ہے اور اب بھی یہ نظارہ نظر آ سکتا ہے بشرطیکہ ہمارے نوجوان بھی یہی روح اپنے اندر پیدا کریں۔ پھر نہ انہیں وطن میں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ غیر ملک میں ان کو کوئی مٹا سکتا ہے کیونکہ وہ اس روح کے نتیجہ میں وہی لوگ بن جاتے ہیں جن کو اسی دنیا میں خدا تعالیٰ ایسی زندگی دے دیتا ہے جس پر موت نہیں آتی اللہ ایسی حیات دے دیتا ہے جس پر فنا طاری نہیں ہوتی۔ چونکہ اب نماز کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس ہونے والا ہے۔ اس لئے میں خطبہ کو اسی پر ختم کرتا ہوں اور

## اللہ تعالیٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے نوجوانوں کو فرض شناسی کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت کے دوسرے افراد کے دلوں میں بھی ایسی روح پیدا کرے کہ وہ دوبارہ اسی اسلام کو دنیا میں قائم کر کے دکھا دیں جس اسلام کو آج سے تیرہ سو سال سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا۔

## سپاس تعزیت

میرے والد چوہدری شیخ احمد صاحب مرحوم کی علالت کے دوران میں اور پھر وفات پر جن احباب نے ہمدردی اور بذریعہ خطوط میرے ساتھ اور میرے رشتہ داروں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ اور دعائیں کی ہیں۔ ان کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ خاکسار سردار احمد از مراڑہ ضلع سیالکوٹ۔

# معاونین الفضل کا شکریہ!

ماہ اپریل میں مندرجہ ذیل احباب کرام نے اعانت الفضل کی طرف خاص توجہ فرما کر خریدار عطا فرمائے۔ احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔ نیز دوسرے احباب بھی اس قومی فرض کا احساس کریں اور اپنے پریس کی مضبوطی کے لئے سرگرم عمل ہوں۔ (مینیجر)

چوہدری اللہ بخش صاحب رئیس خود
منشی عبد الغنی صاحب بٹالہ
محمد شاء اللہ خان صاحب گنزی "
حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب ڈاڑی ایک
محمد ابراہیم صاحب عابد وزیر آباد "
چوہدری خان بہادر چک ۵۵ جنوبی خود
میاں مہنگا صاحب ستیھیالی "
ایم خدا بخش صاحب سیالکوٹ "
جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر انجمن احمدیہ ایک
جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر دکن "
محمد ابراہیم صاحب حجبٹ خود
شیخ محمد نذیر صاحب قادری ضلع دار
نہر چھپیانہ خود
میسرز محمد خلیل محمد شفیع صاحبان دہلی "
سیٹھ عبد الغفار صاحب مونگیر "
سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ ایک
چوہدری نذیر احمد صاحب امرتسر خود
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ صاحب "
رحمت خان صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر چند رکے جٹاں ایک
ملک برکت علی صاحب جنرل مرچنٹ خود
قاضی محمد رشید صاحب فیروزپور "
محمد تقی صاحب جودھپور دد

## وصیت نمبر ۵۰۲۹

منکہ مسماۃ اللہ جوائی زوجہ مرزا غلام نبی قوم مغل عمر تقریباً ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن ہریا والہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک مشین سلائی کی مالیتی ۵/-۷ روپے ہے اور رقم حق مہر جو ابھی واجب الادا ہے مبلغ ۳۲/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۳ ماشہ قیمتی ۹ روپے ہے۔ اس کے دسواں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ کے حق میں وصیت کرتی ہوں۔ اس کے متعلق اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر دوں گی۔ تو وہ اس میں سے وضع کر دی جائے اور اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی جائداد میری ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد: - اللہ جوائی۔ گواہ شد: - غلام قادر (شیخ) گوجرانوالہ۔ گواہ شد: - غلام نبی خاوند موصیہ گواہ شد: عبد القادر پلیڈر گوجرانوالہ۔

# مومن اور منافق میں تمیز کرنے کا ایک ذریعہ

"اس بہشتی مقبرہ میں وہ دفن کیا جائے گا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے۔ کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنائیں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے کام میں وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں۔ کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں۔ کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے اور یہ امتحان تو کچھ چیز نہیں۔ صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے پر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے۔ کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دور از حقیقت ہے اگر یہی روا ہو۔ تو خدا تعالےٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنا ڈالی۔ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا دے۔ اس لئے اس نے اب بھی ایسا کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا۔ کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے۔ جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔

پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔

بیشک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذریگا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضًا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی:"

احباب یہ اعلان مقامی مساجد میں سنانے کا انتظام فرما دیں تاکہ ہر احمدی تک یہ اطلاع ہو جائے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

# امتحان ایف اے کا انگریزی پرچہ (الف)

اب کے ایف۔ اے کے طلباء کو انگریزی کا جو پرچہ دیا گیا ہے۔ وہ نہایت مشکل اور اپنی طرز کا نرالا پرچہ ہے۔ اگرچہ طلبا کو انتخاب کی رعایت دی گئی ہے لیکن پھر بھی تمام سوال یکساں طور پر مشکل ہیں۔ اور کوئی سوال ایسا نہیں جسے طلبا تسلی بخش طور پر حل کر سکیں۔ بہ اعتبار معیار و طرز یہ پرچہ بی۔ اے کے امتحان سے زیادہ مشکل نظر آتا ہے۔ ایف۔ اے کے امتحان میں بالعموم اس پرچہ میں نظم کے حصہ سے جو سوال کئے جاتے ہیں وہ محض Paraphrase یا تشریح تک محدود ہوتے ہیں۔ لیکن اس نوع کا اب کے صرف ایک ہی سوال ہے۔ باقی سوالات طلبا کی عام لیاقت سے بہت بالا ہیں۔ معلوم ہوتا ہے پرچہ بناتے وقت ممتحن صاحب نے اس امر کو فراموش کر دیا۔ کہ طلبا ایک خاص طرز کے سوالات سے مانوس ہوتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ طلبا وہی سوال حل کر سکتے ہیں جو اسی معیار کے ہوں۔ خصوصاً تنقیدی رنگ کے سوالات کا ان میں درک پیدا نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ طرز بی۔ اے اور ایم اے کے امتحانوں کے لئے مقرر ہے۔ حصہ نثر سے جو سوالات کئے گئے ہیں۔ وہ بھی عمومی رنگ رکھتے ہیں۔ اور کتب مقررہ پر مبنی نہیں۔ اسی طرح Precis کا سوال بھی اس قدر لمبا ہے کہ اتنا لمبا سوال بی۔ اے میں بھی شاذ کے طور پر ہی دیا جاتا ہے۔ ایف اے کے طلبا جن کا ذہنی ارتقاء بی اے کے طالب علموں کے مقابلہ میں کمزور ہوتا ہے۔ ہرگز ایسے لمبے سوال حل نہیں کر سکتے۔

غرض یہ پرچہ طلبا کی لیاقت سے بہت بالا۔ لمبا اور مشکل ہے۔ یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد کو چاہیئے کہ ممتحنوں کو ہدایت کر دیں۔ کہ اس قدر مشکل اور معیار سے بالا پرچہ دیکھتے وقت وہ طلبا کے متعلق خاص طور پر فراخدلی سے کام لیں تاکہ اس نقصان کی تلافی ہو سکے۔ (نامہ نگار)

---

**تلاش** میرے ماموں جن کا نام محمد یٰسین ہے۔ اور کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور کے ہیں۔ عرصہ چار سال سے مفقود الخبر ہیں۔ قد میانہ رنگ پکا اور ڈاڑھی کے بال صرف ٹھوڑی پر۔ اگر کسی احمدی دوست کو مل جائیں۔ تو چوہدری منشی خان صاحب احمدی ساکن کاٹھ گڑھ کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ دس سال ہوئے۔ وہ رنگون میں تین سال رہ چکے ہیں۔ خاکسار:۔ ولی محمد ولد چوہدری منشی خان کاٹھ گڑھی



# وصیت نمبر ۴۸۴۲

منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ چوہدری عبد المومن خان صاحب قوم راجپوت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کاٹھ گڑھ ڈاکخانہ خاص تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی و نقرئی بہ تفصیل ذیل ہیں۔

(۱) کانٹے طلائی وزنی دو تولہ۔ ڈنڈیاں چار عدد طلائی وزنی یک تولہ۔ پھول و کلپ طلائی یک تولہ۔ پہنچیاں طلائی دو تولہ۔ آرسی طلائی ڈیڑھ تولہ جھمکہ طلائی یک تولہ۔ نتھ اور بلاک طلائی دو تولہ۔ تکمہ طلائی یک تولہ۔ ہار طلائی چھ ماشہ ان تمام طلائی زیورات کی اندازاً قیمت ۴۵۵/- روپے ہے

(۲) پازیب نقرئی جھانجھر نقرئی مہندی نقرئی۔ بانکاں نقرئی چھلے چھوٹے چھوٹے نقرئی۔ پری بند نقرئی۔ کنگھیاں نقرئی۔ بازو بند نقرئی۔ ڈورا نقرئی ان تمام نقرئی زیورات کی قیمت اندازاً ۵۰/- روپے ہے۔

(۳) ان زیورات کے علاوہ مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ مہر ہے۔ جو مجھے اپنے خاوند سے واجب الوصول ہے۔ میں مندرجہ الصدر ہر سہ قسم کی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔

العبد:۔ امۃ اللہ بیگم اہلیہ چوہدری عبد المومن خان ناصر آباد اسٹیٹ

گواہ شد:۔ چوہدری عبد المومن خان خاوند موصیہ ناصر آباد سٹیٹ

گواہ شد:۔ مرزا اعظم بیگ ناصر آباد اسٹیٹ

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!



**الہ آباد** ۱۹ اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر گاندھی مستقبل قریب میں مسٹر جناح سے ملاقات کریں گے۔ اور ہندو مسلم اتحاد کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی اور مسٹر جناح کے درمیان ثالث کے فرائض انجام دیں گے۔

**کلکتہ** ۱۹ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کے خاتمہ پر بنگال اسمبلی کی وزارت پارٹی کے بعض با اثر ارکان نے مسٹر جناح۔ مولوی شوکت علی اور سر سکندر حیات کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کوشش کی۔ کہ بنگال اسمبلی کے مسلم ارکان کے اختلافات کو دور کیا جائے۔ چنانچہ کرشک پرجا پارٹی کے لیڈر مولوی شمس الدین اور انڈی پنڈنٹ پرجا پارٹی کے لیڈر مسٹر تمیز الدین سے ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ جس میں اسمبلی کے مختلف مسلم گروہوں میں مصالحت کے اسباب پر غور کیا گیا۔ مسٹر محمد علی جناح اور مولوی شوکت علی ابھی دو تین دن اور کلکتہ میں قیام کریں گے۔ تاکہ اس گفت و شنید کو کسی ٹھوس نتیجہ تک پہنچایا جائے۔

**کلکتہ** ۱۹ اپریل۔ گذشتہ شب جو آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں شہید گنج کے متعلق ریزولیوشن پاس ہونے کے بعد سر سکندر حیات خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ میں اس قضیہ کے متعلق آبرومندانہ سمجھوتہ کرانے میں کامیاب ہونگا۔ اس کے بعد سر سعد اللہ وزیر اعظم آسام نے تقریر کی اور فلاح و بہبود عوام کے ان کاموں کا ذکر کیا جوان کی وزارت آسام میں کر رہی ہے۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے حکومت برطانیہ پر نکتہ چینی کی کہ وہ کانگرس کو زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ مسٹر جناح نے اختتامی تقریر کے دوران میں تمام حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اگر ہندوستان کے مسلمان بہ تعداد کثیر لیگ میں شامل ہو جائیں۔ تو حکومت برطانیہ کو مسلم لیگ کی طاقت کا لوہا ماننا پڑے گا۔

**لکھنؤ** ۱۹ اپریل۔ ہردوار میں ہیضہ نے خطرناک وبائی صورت اختیار کر لی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل ہیضہ سے ۱۵۔ اموات ہو گئیں۔

**ٹوکیو** ۱۹ اپریل۔ جاپان میں انگلستان اور اٹلی کے نئے معاہدہ کو شبہ کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس معاہدہ سے اٹلی نے اس معاہدہ کو نقصان پہنچایا ہے جو اس نے جاپان اور جرمنی کے ساتھ اشتراکیت کے خلاف کیا تھا۔

**لاہور** ۱۹ اپریل۔ کل احراریوں کی مجلس عاملہ سول نافرمانی ترک کرنے کے سوال پر غور کرے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کے فیصلہ کے پیش نظر وہ سول نافرمانی بند کر دے گی۔

**امرتسر** ۱۹ اپریل۔ یہاں محلہ شریف پورہ کے ایک مسلم نوجوان نے بیکاری سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔

**ہانگ کانگ** ۱۹ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج یہاں جنرل پوسٹ آفس میں ڈاک کے ایک تھیلے میں بم پھٹنے کا حادثہ رونما ہوا۔ جس تھیلا میں یہ بم تھا۔ وہ اس ہوائی جہاز کے ذریعہ لے جانا تھا۔ جس میں چین کا وزیر ہوائی اور دیگر چینی افسر سفر کرنے والے تھے۔ اتفاق سے طیارہ کی روانگی میں تاخیر ہو گئی اور بم اپنے مقررہ وقت پر پھٹ گیا۔ اس طرح ان چینی افسروں کی جانیں بچ گئیں۔

**کٹک** ۱۹ اپریل۔ اڑیسہ میں مسٹر جے۔ آر۔ ڈین کے قائم مقام گورنر کی حیثیت میں مقرر ہونے سے خطرناک صورت حالات پیدا ہونے کی توقع ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزراء اس توہین کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ ایک ایسے افسر کے ماتحت ہو کر کام کریں۔ جو خود ان کے ماتحت کام کر چکا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں وائسرائے اور مسٹر گاندھی کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی اس میں اڑیسہ کے قائم مقام گورنر کا مسئلہ بھی زیر بحث تھا۔

**قاہرہ** (بذریعہ ڈاک) جدید مصری پارلیمنٹ میں مختلف پارٹیوں کی طاقت حسب ذیل ہے۔ متحدہ وزارت پارٹی ۹۳۔ سعد پارٹی ۸۰۔ انڈی پنڈنٹ ۶۱۔ وفد پارٹی ۱۲۔ یاد رہے کہ گذشتہ پارلیمنٹ میں وفد پارٹی برسر اقتدار تھی لیکن موجودہ پارلیمنٹ میں اسے کچھ بھی طاقت حاصل نہیں۔

**بمبئی** ۱۹ اپریل۔ دفعہ ۱۴۴ کرفیو آرڈر اور بدمعاشوں کی گرفتاری سے بمبئی میں امن و سکون قائم ہو گیا ہے۔ آج دکانیں کھل گئیں۔ پولیس کی احتیاطی تدابیر بدستور قائم ہیں۔ مفسدہ پرداز عناصر کی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے اس وقت تک ۹۳۶ گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ وزیر انصاف و قانون نے اہل شہر سے اپیل کی ہے کہ وہ قیام امن کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔

**لکھنؤ** ۱۹ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لکھنؤ سنیوں سے اس امر کے متعلق اطمینان حاصل نہیں کر سکے کہ وہ ۲۲ اپریل کو جو چہلم کا دن ہو گیا۔ پبلک مقامات پر مدح صحابہ نہیں پڑھیں گے لہذا انہوں نے ایک خاص حکم کے ذریعہ مدح صحابہ کا پڑھنا ممنوع قرار دیدیا ہے اور حکومت کی طرح سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر سنی سول نافرمانی شروع کریں۔ تو اس کا سدباب کیا جائے۔

**الہ آباد** ۱۹ اپریل۔ کل صبح بہادر گنج کے ایک مندر میں گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا اور بیل کا سر پایا گیا۔ اس واقعہ سے لوگوں میں ہیجان پیدا ہو گیا پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر ان چیزوں کو باہر پھنکوا دیا اور تحقیقات شروع کر دی۔ ابھی تک کسی فساد کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

**کلکتہ** ۱۹ اپریل۔ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے پنجاب میں سر سکندر حیات خان کی زیر قیادت ۳۵ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنا لی ہے۔ جو پنجاب میں صوبجاتی لیگ اور ڈسٹرکٹ لیگوں کو منظم کرے گی۔ اسی طرح سی پی میں بھی اسی مقصد کے لئے ۲۰ ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

**لاہور** ۱۹ اپریل۔ ماسٹر تارا سنگھ صدر گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے قضیہ شہید گنج کے سمجھوتہ کے متعلق سر سکندر حیات خان کی توقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ سر سکندر حیات خان کو یہ وہم دور کر دینا چاہئیے۔ کہ شہید گنج کے متعلق سکھوں اور مسلمانوں میں سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔

**پشاور** ۱۹ اپریل۔ آج وائسرائے ہند پہلی مرتبہ صوبہ سرحد میں وارد ہوئے۔ گورنمنٹ ہاؤس میں بلدیہ پشاور کی طرف سے انہیں سپاسنامہ خیر مقدم پیش کیا گیا۔ جس کے جواب انہوں نے کہا۔ کہ صوبہ سرحد نے جدید آئین کے ماتحت حکومت خود اختیاری میں نمایاں ترقی کی ہے۔ افغانستان اور ہندوستان کی تجارت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے اور حکومت کو پشاور کے تاجروں کی مشکلات کا احساس ہے لیکن وہ کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گی جس سے ایک آزاد ہمسایہ حکومت کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی ہوتی ہو۔

**راولپنڈی** ۱۹ اپریل۔ گذشتہ شب گوجر خان میں آگ لگ گئی جس سے آٹے کی مل اور نصف درجن دوکانیں جل کر خاکستر ہو گئیں نقصان کا اندازہ ۵۰ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے آگ لگنے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔

**ناگپور** ۱۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے اخبار مدینہ بجنور کا ریاست بھوپال میں داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔